

## 232031-کیا بے پرده خواتین کو روزے کی حالت میں دیکھنے کا کوئی مخصوص عذاب ہے؟

سوال

کیا ایسے شخص کا روزہ قبول ہو جاتا ہے جو بے پرده خواتین پر نظریں رکھے، جن کے اعضا نے جسم تنگ بس کی وجہ سے عیاں ہوتے ہوں، میرے خاوند نے یہی حرکت کی تھی، اور جس عورت کو انہوں نے دیکھا تھا وہ بھی شرعاً کی، لیکن کیا کر سکتے تھے؟ کیونکہ ہم یہاں جرمی میں مردوں کے اختلاط سے بچ نہیں سکتے، جس وقت ہم سرالی رشتہ داروں یا کسی کو بھی ملنے جاتے ہیں تو ایسا لازمی ہوتا ہے، کیونکہ ایک تو گھر یہاں پر چھوٹے چھوٹے ہیں اور لگنی کے کمرے ہوتے ہیں، اس کی وجہ سے بہت ہی زیادہ پریشانی ہوتی ہے، تو ایسی صورت حال میں کیا کیا جائے؟ اور مجھے بطور یوی کیا کروادا کرنا چاہیے؟ اور کیا اس طرح کے گناہ کرنے پر آخرت میں کوئی مخصوص عذاب بھی ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

یہ یقینی بات ہے کہ خواتین کی طرف عام طور پر جبکہ بے پرده خواتین کو مخصوصی طور پر نظریں اٹھا کر دیکھنا حرام کام ہے، جبکہ ماہ رمضان میں اس کی حرمت مزید شدید ہو جاتی ہے؛ کیونکہ فضیلت والی جگہ یا وقت میں گناہ کی سنگینی مزید بڑھ جاتی ہے، جیسے کہ پہلے بھی سوال نمبر : (38213) کے جواب میں یہ گزرا چکا ہے۔

نظر بے لگام چھوڑنے سے دل میں ایمان کمزور ہو جاتا ہے، روزے میں نقص اور اجر میں کمی پیدا ہوتی ہے، تاہم اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا، چنانچہ اس گناہ کے مرتکب کو چاہیے کہ جلد از جلد اس گناہ سے توبہ کر لے۔

شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں :

"خواتین کی طرف نظریں اٹھانا حرام ہے، اور اگر شوت بھری نگاہوں سے دیکھا جائے تو اس کی سنگینی مزید بڑھ جاتی ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : (فَلَمْ يُؤْمِنُنَّ يَقْعُدُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَخْفُدُوا فِرْوَاجَنَّ)"

ترجمہ : آپ موسوی کو کہہ دیں کہ : اپنی نظریں جھکا کر کھیں اور اپنی شر مگاہوں کی حفاظت کریں۔ [سورہ النور: 30]

ویسے بھی بے لگام نظر برائی اور بے جائی کے کاموں میں ملوث ہونے کا ذریعہ نہیں ہے، اس لیے آنکھوں کی حفاظت اور فتنوں سے دور رہنا واجب ہے، لیکن جب تک منی خارج نہ ہو اس وقت تک روزہ باطل نہیں ہو گا، چنانچہ منی خارج ہوتے ہی روزہ باطل ہو جائے گا، اور اگر فرض روزے میں منی خارج ہو تو اس روزے کی قضا دینا واجب ہو گی "انتہی "مجموع فتاویٰ ابن باز" (269/15)

مزید کیلئے آپ سوال نمبر : (37654) کا مطالعہ کریں۔

آپ کے خاوند کو پاہیزہ کہ اللہ کا خوف کھائے اور حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے باز رہے، اپنے رشتہ داروں کو اختلاط سے روکے، اس کے نقصانات اور برے نتائج ان کے سامنے رکھے۔

یوی کی ذمہ داری یہ نہیں ہے کہ شریک حیات کو اللہ سے ڈرائے جب کوئی غلطی نظر آئے تو اسے نصیحت کرے۔

یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں سستی کرنے والا اللہ تعالیٰ کے غصب اور عذاب کا مستحق ہو گا، جبکہ رمضان میں ایسی حرکتیں کرنے والے کو تو خصوصاً ان کا سامنا کرنا پڑے گا، کیونکہ وہ نیکوں اور عبادات کی بھار ضائع کر رہا ہے، اور ایسے کام کر رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کو کسی صورت پسند نہیں، اس کیلئے یہی نقصان کافی ہے کہ اس نے اچھا موقع ضائع کر دیا۔

روزہ فرض کرنے کا مقصود ہی یہ ہے کہ تقویٰ حاصل ہو، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے :

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ تَبَرَّأُونَ مِنَ الْكُفَّارِ إِذْ تَرَأَسُونَ الْجَمَعَاتِ وَإِذْ تَرْدِنَّ عَلَى الْأَرْضِ فَلَا يَرْجِعُونَ) (بِلْقَلْبِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ)

ترجمہ : اے ایمان والو! تم پر روزے اسی طرح فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تم ممتنی بن جاؤ۔ [البقرة: 183]

لیکن ہمیں اس گناہ کیلئے کوئی خصوصی اخروی عذاب کا علم نہیں ہے، بلکہ یہ ان لغزشوں میں شامل ہے جن پر اصرار نہ کیا جائے تو نماز کی پابندی اور کبیرہ گناہوں سے ابتنا کی صورت میں معاف ہو جائیں۔

واللہ اعلم۔